

حفظ الله
عمره
کتابت کرم الخزان صدر المکتب

۲۵۳۹۲



BOOK
NOT TO BE ISSUED - 1931

قَاعَة

۲۵۳۹۲
تجوز
۱۹۲۲

CHECKED

مِفْتَاحُ الْقِرَاءَةِ

CHECKED 1995

Checked
1987



۲۵۳۹۲	واحد
الف ۱۶	فرد
۲۲	تک

ال
نمبر داخ
تاریخ دا
ام کتاب
فرد
نمبر کتاب



قَاعِدَة

مِفْتَاحُ الْقِرَاءَةِ

مُرتَّبَةٌ

حکیم عبد اللہ رشید نواب شرمائی
بانی مسلم ہائی اسکول پورٹ لوئی موریشیس

و

ناظم عمومی جمعیت علمائے برما

جس میں

قرآن کے بامعنی الفاظ خاص ترتیب کے ساتھ قواعد تجوید کا لحاظ رکھ کر
درج کئے گئے ہیں

تاریخ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء

Checked
1937

پیشکش

اُن نو نہالان قوم کی خدمت میں جن کے دل و دماغ نو دمیدہ غنچوں سے نازک تر ہیں۔

جن کی عطربیزی اور شگفتگی کامل نگہداشت، احساسات کی پرورش، عقل کی آبیاری اور جسم و روح کی صحیح تربیت پر موقوف ہے۔
جن کا پھلنا، پھولنا، بننا، بگڑنا اور باکمال ہونا بزرگوں اور استادوں کے رحم و کرم پر منحصر ہے۔

اُن بے بس ناکردہ گناہ قابل رحم نو نہالوں کی خدمت میں جو صحیفہ فطرت سے درس لینے کے لئے ہمہ تن چشم و گوش ہیں۔

اُن سادہ دل اور پاکیزہ فطرت فرشتہ خصلت نو نہالوں کی خدمت میں جو ہر نقش کو قبول کرنے اور ہر رنگ میں رنگنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جو ہر مصنوعی رنگ سے ابھی تک پاک ہیں یہ قرآنی تحفہ پیش کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔

از

حکیم عبدالعزیز رشید نواب شہکی

۲۵ س ۹۲

۱۶

۱۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَجْلَدِ تَعْرِیْفِ اَلْحَرَفِ

تعارف

یہ قاعدہ جسے پیش کرنے کی عزت حاصل کی جاتی ہے کافی غور و فکر اور تعلیمی تجربہ کے بعد مرتب کیا گیا ہے۔ مسلم ہائی اسکول موریشس میں جو طریقہ تعلیم سالہا سال سے رائج ہے اس کی مکمل روئداد ہے اس کے مفید نتائج اور ثمرات پر مشاہدہ اور تجربہ نے ہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ چُونِیات کے ترتیب وار استقرا سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ بچوں کے دماغ پر نقش ہو جاتا ہے اور بار نہیں ہوتا۔ فنِ تجوید بھی اس سے متنی نہیں ہے۔ قواعد اور کلیات صرف اُستاد کے پیش نظر ہونے چاہئیں بچوں کیلئے کسی ایک قاعدہ یا اصول کی ترتیب وار امثلہ اور مشقیں عملی طور پر جاری کر دینی کافی ہیں۔

اس طرح جو علم حاصل ہوتا ہے وہ زیادہ یقینی ہوتا ہے اور اس کی کیفیت سے بچوں کے دل و دماغ خود بخود رنگ جاتے ہیں۔ یہ قاعدہ میری رائے اور مشورہ سے مرحوم مولوی رحیم بخش مدرس اول مسلم ہائی اسکول موریشس نے لکھا تھا، انہوں نے قاعدہ مرتب کر کے میرے پاس رنگون بھجوا کر کہ میں جس طرح چاہوں اس میں دُوبدل کر کے اسے شائع کر دوں، چنانچہ قاعدہ میں میں نے بہت کچھ رد و بدل کر کے اسے مفید سے مفید تر بنایا۔ اسباق کی ترتیب میں قواعد تجوید کا خیال رکھا۔ ہر مشق کے لئے عنوان اور نوٹ لکھوائے۔ ایسے الفاظ جو کسی قاعدہ میں منضبط نہ ہوتے تھے خارج کر دیئے اور جو مختلف مشقوں میں پھیلے ہوئے تھے انہیں کسی نہ کسی عنوان اور قاعدہ کے ماتحت درج کر دیا۔ کچھ مشقیں جو تجوید اور عربیت کے اعتبار سے نہایت ضروری تھیں بڑھا دیں۔ مثلاً اظہار، اخفاء، ادغام، انقلاب، قلقلہ، نون ساکن اور میم ساکن، تنوین، حروف شمسی و قمری کی مشقیں، ہمزہ وصل اور الف لام کے قاعدوں کی مشق، حروف زائدہ کی مشق، مدوں کی قیاس، وقف

نوں

س

ن کے

رتے

میں جو

عنوی

ن

مد کی

اور وصل کے قاعدے وغیرہ وغیرہ۔

الغرض اس قاعدہ میں بجز حروف کے خارج اور تلفظ کے جو صرف سُکر ہی درست ہو سکتے ہیں تمام قواعد تجوید غیر معلوم طریقے پر بچوں کے سامنے پیش کر دیئے گئے ہیں۔
نوٹ صرف اُستادوں کے لئے ہیں۔ اگر اُستاد ادنیٰ توجہ کریں تو لڑکے اسے ختم کرنے کے بعد پورا قرآن صحیح طور پر تجوید کے ساتھ پڑھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

اس قاعدہ میں سوائے دو حرفی متحرک الفاظ کے بے معنی الفاظ آپ کو نہیں ملینگے اور یہ دو حرفی الفاظ بھی اپنے مابعد والے سہ حرفی قرآنی الفاظ ہی کے ٹکڑے ہیں ان میں کسی قسم کا رد و بدل نہیں کیا گیا ہے تاکہ ان کے پڑھنے کے بعد سہ حرفی الفاظ کا پڑھنا آسان ہو جائے مثلاً فَلَکَ سے فَلَ اور خَلَکَ سے خَلَ لیکر لکھے گئے ہیں۔ سوائے ایک سبق کے تمام سبقوں کے الفاظ قرآن سے لئے گئے ہیں۔

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اپنی ترتیب کے لحاظ سے یہ قاعدہ بالکل نرالا ہے، اس میں کسی قاعدہ کی پیروی نہیں کی گئی ہے۔

اگر کوئی مفید مشورہ ملا تو آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔

از
حکیم عبداللہ رشید نواب رشد گئی

خطیب سورتی جامع مسجد رنگون

مکان نمبر ۶۲۔ سڑک نمبر ۲

الماس بخد متعلین

۱۔ قرآن غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں :- پڑھانا اور تعلیم دینا یوں بھی بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ خاص کر قرآن کی تعلیم جو عربی زبان کی فصیح ترین کتاب ہو معلم کی ذمہ داری کو اور زیادہ کر دیتی ہے۔ قرآن کو اردو کی کتابوں کی طرح روا روی سے پڑھا دینا بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ حروف کی آواز، زیر، زبر اور پیش کے گھٹنے بڑھتے اور بدل جاتے سے الفاظ کے معنی بدل جاتے ہیں۔

۲۔ حروف شناسی کا طریقہ :- حروف کی شناخت کراتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ تمام حروف ایک ہی ساتھ یورڈ پر نہ لکھے جائیں بلکہ پہلے ایک حرف لکھ کر یاد کرائیں، پھر دوسرا لکھیں اور جب چند حروف لکھیں تو الگ الگ خانوں میں لکھیں۔ حروف کے بتانے اور پہچاننے میں کسی نوکدار چیز کو استعمال کریں اور بچوں سے بھی استعمال کرائیں۔

۳۔ حروف کی ترتیب بدل کر پڑھانے کا فائدہ :- اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچے ترتیباً حروف کو تو آسانی سے پڑھ لیتے ہیں مگر جب ان حروف کی ترتیب کو بدلا دیا جائے یا اوپر، نیچے اور بائیں طرف سے وہی حرف پڑھوئے جائیں تو بچے اٹک اٹک کر پڑھتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی حرف شناسی پختہ نہیں ہوتی اور آگے چل کر مرکب حروف کے پڑھنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اسلئے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ابتدا ہی سے حروف کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں چاروں طرف سے پڑھنے کی عادت ڈلوائیں تاکہ بچے حرف پہچان کر پڑھیں۔ رٹ کر نہ پڑھیں۔

۴۔ نقطوں کی شناخت کرانے کا طریقہ :- الف، ب اس طرح نہ پڑھائیں: الف خالی، ب کے نیچے ایک نقطہ، ت کے اوپر دو نقطہ، ث کے اوپر تین نقطہ وغیرہ بلکہ سب سے پہلے اوپر نیچے میں تمیز پیدا کرائیں، پھر نقطے اور ان کی تعداد گنتی کے ذریعہ سے ذہن نشیں کرا کے ایک شکل کے مختلف حروف قریب قریب لکھیں اور انہیں اس طرح سمجھائیں کہ دیکھو اب، ت، ث، یاج، ح، خ، یاد، ذ وغیرہ کی شکلیں ایک ہی سی ہیں فرق اگر ہے تو صرف نقطوں کی تعداد میں، ب کے نیچے ایک نقطہ ہوتا ہے ت کے

اوپر دو نقطے، اسی طرح ج کا نقطہ نیچے ہے اور خ کا اوپر، سن اور ث پر تین نقطے ہوتے ہیں۔ ا، ح، د، س، ص، ط، ع، ل، م، و، ز پر نقطہ نہیں ہوتا۔ اس طریقے سے پڑھانے کا مقصد یہ ہے کہ بچوں میں سوچ سمجھ کر سبق پڑھنے کی عادت پیدا ہو اور ان کا ذہن ہمیشہ متحرک رہے۔

۵۔ **آموختہ سننے کی ہدایت اور اس کے فوائد:**۔ حروف شناسی کے پختہ ہونے اور پڑھنے میں روانی آنے کے لئے ضروری ہے کہ اساتذہ ہر روز آموختہ کی مقررہ مقدار کا سننا لازمی قرار دے لیں اور اس سلسلہ کو برابر جاری رکھیں۔ ہفتہ کے تمام سبقوں کو روزانہ بھی سنتے رہیں اور ہفتہ میں ایک دن خاص طور پر شروع سے لیکر آخر سبق تک ضرورتیں، اگر ایک دن میں کُل آموختہ نہ سنا جاسکے تو بقیہ کو دوسرے ہفتہ میں اسی دن سنیں اور پھر ابتداء سے شروع کرائیں تاکہ قاعدہ کے ختم ہونے تک اس کے کئی دو ختم ہو جائیں۔ اور ہر سبق اچھی طرح یاد ہو جائے۔ اس طرح بچے تھوڑے ہی دنوں میں خود روانی اور صحت کے ساتھ قرآن پڑھنے لگتے ہیں۔

۶۔ **سبق کی مقدار کا اندازہ:**۔ تجربہ سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ پانچ پاروں اس اصول پر پڑھانے کے بعد بچے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ روزانہ دو تین رکوع بلکہ پاؤ پارہ انھیں سبق پڑھا دیا جائے جس میں ابتداء ۳۰، ۳۵ منٹ صرف ہوتے ہیں اور اگر اس سبق کو تین مرتبہ پڑھوایا جائے تو زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔

۷۔ **پوری کلاس کو ایک ساتھ سبق دینے کا طریقہ:**۔ جب پوری کلاس کا ایک ہی سبق ہو تو چاہئے کہ پہلے استاد ایک مرتبہ خود بآواز بلند ایک جملہ پڑھے، پھر کسی لڑکے سے اسے پڑھوائے اس کے بعد پوری جماعت سے مل کر پڑھوائے۔ اسی طرح دوسرا جملہ دوسرے لڑکے سے اور تیسرا جملہ تیسرے سے۔ یہاں تک کہ سب لڑکے فرداً فرداً دس بیس آیتیں اور مل کر پورا سبق ختم کر دیں۔ آموختہ پڑھوانے کا بھی یہی طریقہ ہے۔

جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک سانس میں صحت تلفظ کا خیال رکھتے ہوئے جس قدر پڑھا جائے اسی قدر پڑھیں زیادہ نہ پڑھیں اور اس میں بچوں کی سانس کا خیال رکھیں کہ وہ ایک سانس میں

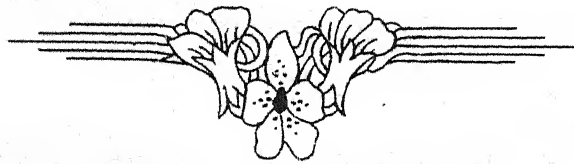
ٹھہر کر کس قدر پڑھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ابتدا، میں سورہ فاتحہ کی ایک آیت کو ایک جملہ سمجھیں۔ جب بچے اس سے زیادہ پڑھنے کے قابل ہو جائیں اس وقت اسے دُگنا کر دیں، کیونکہ زیادہ پڑھوانے سے سانس ٹوٹنے اور بے موقع وقف کر دینے کی عادت ہو جاتی ہے اور بجائے ٹھہر کر پڑھنے کے بچے جلد پڑھنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہو جاتا ہے کہ مخارج اور قواعد ادا نہیں ہوتے اور قرآن غلط پڑھنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔

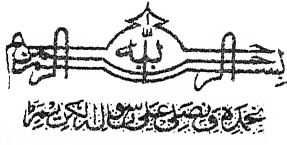
۸۔ بچوں کے بل کر پڑھنے کا طریقہ اور اس کے فوائد:- بچوں کو ایک ساتھ پڑھوانے میں اس کا خیال رکھیں کہ لڑکے ہر حرکت اور مد کو ایک ساتھ مل کر اس طرح ادا کریں کہ سب کی آوازیں ایک آواز کی قائم مقام ہو جائیں، آگے پیچھے نہ ہونے پائیں۔

سبق کی مقدار اور وقت کا اندازہ اس طرح کیا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ ٹھہر کر ایک مرتبہ زیادہ سے زیادہ ایک منٹ اور کم سے کم پون منٹ میں پڑھی جاتی ہے اگر ہر آیت کو دو مرتبہ پڑھا جائے تو اس میں زیادہ سے زیادہ دو منٹ اور اگر تین مرتبہ پڑھایا جائے تو پوری سورہ تین منٹ میں پوری کلاس کو پڑھائی جاسکتی ہے۔ اگر کسی کلاس میں تین لڑکے ہوں اور سب سے سورہ فاتحہ الگ الگ سنی جائے تو اس میں نصف گھنٹہ صرف ہوگا۔ اور ہر لڑکے کو تیس مرتبہ سُننے اور پڑھنے کا موقع مل جائے گا، ظاہر ہے کہ اس طرح نہ صرف دیکھ کر ہی پڑھ سکیں گے بلکہ اگر چاہیں تو اسے حفظ بھی کر سکیں گے، ایسا موقع لڑکوں کو علیحدہ سبق پڑھنے میں نہیں مل سکتا، کیونکہ لڑکے کچھ وقت پڑھنے میں اور باقی کھیل میں گزار دیتے ہیں، اُستاد کتنا ہی قابل کیوں نہ ہو، چونکہ اس کی توجہ متعدد سبقوں میں بٹی رہتی ہے اس لئے اس محدود و متعین وقت میں جس قدر اور جیسا کچھ اس سے بن پڑتا ہے۔ بچوں کو سبق دیتا اور سنتا ہے۔ اگر اس کے مخارج درست بھی ہوں جب بھی لڑکوں کے مخارج درست نہیں کر سکتا۔ نہ ان کا آموختہ سُن سکتا ہے چونکہ وقت اس کے اختیار میں نہیں ہوتا اس لئے اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صحیح معنی میں کسی بچے کا بھی قرآن ختم نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس نظام کی پابندی کی جائے اور اسکول کی تمام جماعتوں کو

ایک ہی وقت میں قرآن اور قاعدہ پڑھایا جائے تو کسی کلاس میں کسی بچے کا ایک سال تک رہنا ضروری نہیں ہے جو بچے ذہین ہونگے وہ تمام کلاسوں کو چند ماہ میں طے کر کے قرآن ختم کر سکتے ہیں۔
 ۹۔ قرآن کا صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگر ابتداء صحت تلفظ کا خیال رکھا جائے اور استاد قواعد تجوید سے واقف ہو تو نہایت آسانی سے صحیح تجوید کے ساتھ بچے قرآن پڑھنے لگتے ہیں اور کسی قسم کی رکاوٹ نہیں پیدا ہوتی، اس لئے استاد کو چاہئے کہ بچوں کو قرآن غلط پڑھنے ہی نہ دے۔ یہ مشکل دو تین پاروں کے پڑھنے کے بعد ہمیشہ کے لئے حل ہو جاتی ہے پھر قرآن غلط پڑھنے کی ذمہ داری خواہ مخواہ استاد اپنے سر کیوں لے؟ اور اس مجرم عظیم کا مرتکب کیوں بنے۔

اس قاعدہ کی ترتیب اور طریقہ تعلیم میں ان بچوں کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے جو سرکاری اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں اور قرآن کی تعلیم کے لئے ان کو کافی وقت نہیں ملتا تا کہ وہ اس قلیل وقت میں جو دوسرے مضامین کی تعلیم سے بچتا ہے قرآن کی صحیح تعلیم حاصل کر سکیں۔





مشق نمبر

حروف

ا	ب	ت	ث	ج	ح
خ	د	ذ	ر	ز	س
ش	ص	ض	ط	ظ	ع
غ	ف	ق	ک	ل	م
ن	و	ہ	لا	ء	ی

(تنبیہ) اساتذہ کو چاہئے کہ اس سبق کو اس طرح پڑھائیں۔ الف، با، تا، ثا، جیم، حا،
 خا، دال، ذال، را، زا، سین، شین، صاد، ضاد، طا، ظا، عین، غین، فا، قاف،
 کاف، لام، میم، نون، واو، ہا، ہا، لام الف، ہمزہ، یا۔
 اُردو تلفظ سے یعنی۔ الف، بے، تے، ثے وغیرہ نہ پڑھائیں کیونکہ اُردو تلفظ میں "یے"
 منائی دیتی ہے اور عربی تلفظ میں "الف" اس کا خاص خیال رکھیں۔ جب تک ایک
 سبق اچھی طرح یاد نہ ہو جائے دوسرا سبق ہرگز نہ پڑھایا جائے۔

مشق نمبر

غیر مرتب حروف

س	ن	و	خ	ب	ر
ج	م	ل	ک	ش	ط
ف	ا	ت	غ	ث	ح
ق	ع	د	ز	لا	ذ
ظ	ص	ض	ء	ھ ھ	ی

(تنبیہ) اس سبق کو اوپر، نیچے، دائیں، بائیں چاروں طرف سے اس قدر پڑھایا جائے کہ بچے بغیر رُکے ہر طرف سے پڑھنے لگیں۔ اس طرح حرف شناسی نچختہ ہو جاتی ہے۔

مشق نمبر

زبر کے

سَ	ءَ	لَ	کَ	نَ	رَ
ةَ	ذَ	جَ	ثَ	بَ	تَ
قَ	اَ	مَ	ھَ	دَ	حَ
طَ	شَ	ضَ	فَ	صَ	رَ
عَ	یَ	ظَ	خَ	عَ	وَ



مشق نمبر

زیر

ل	ح	م	س	خ	ف
ض	ع	ق	ط	ن	ک
ج	ز	و	ش	ب	ہ
غ	ی	ظ	ث	ا	ن
ر	ص	ا	د	ہ	ت

مشق نمبر

پیش

ی	ا	ع	ف	ص	ک
ض	ظ	ج	د	ل	م
ح	ش	و	غ	ب	ر
ق	ن	ث	ط	ء	خ
ھ	ت	ز	س	ذ	ة

(تنبیہ) اساتذہ کو شروع سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نیچے زبر، زیر، اور پیش کو

دُگنا کھینچکر نہ پڑھیں کیونکہ ایسا کرنے سے زیر کے بعد ”الف اور زیر کے بعد“ے“ اور پیش کے بعد ”واو“ کی آواز پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے لفظ کے معنی بدل جاتے ہیں اسی طرح جہاں ”الف“ ”واو“ ”تے“ ہوں وہاں زیر، پیش اور زیر کی آواز کو دُگنا کر کے پڑھنا چاہئے اگر اس سے کم رکھا جائے گا تو الف، واو، تے گر جائینگے اور ان کے گرنے سے معنی بدل جائینگے۔ مثلاً جَلَسَ کے معنی ہیں وہ ایک شخص بیٹھا، اگر ”س“ کو کھینچکر پڑھا جائے تو جَلَسَا ہو جائے گا اور اس کے معنی ہونگے، وہ دو شخص بیٹھے۔ اسی طرح الف گرا دینے سے واحد کا صیغہ بن جائے گا۔ اس لئے ابتدا سے بچوں کو حرکت کی صحیح مقدار بتا کر غلط پڑھنے سے روکتے رہیں اور اس کی بڑی تاکید رکھیں۔

مشق نمبر

زیر، زیر اور پیش

(تنبیہ) اس سبق کو رواں پڑھایا جائے۔ سب سے پہلے نہ کرائی جائے۔ ہر حسانہ کے تین حروف سے ایک یا معنی کلمہ بنتا ہے۔ اس لئے تین تین حروف کو بلا کر پڑھا جائے۔

قَ صَ عَ	كَ مَ نَ ءَ	اَسَ دُ	اُفَ لَکَ
بُ هَ تَ	لُ تَ بَ	لُ تَ بَ	ثُ لُ ثَ
ثَ لَ ثَ	رَ جَ لَ	حَ جَ جَ	حَ مِ دَ
حُ بَ طَ	خَ طَ ءَ	خُ طَ طَ	خَ طَ طَ
ذَ کَ بَ	اُ ذَ نَ	لَ عَ بَ	فَ سَ دَ

لُٹِ سِ فَ	قَبَصَ	قُضِ یَ	سُ سُرِ
عَضِدِ	عُقِ مَ	هُشِ مَ	شِ هِ دَ
شُ حِ نَ	عَظِ مَ	ظِلِ مَ	غِلِ ظِ
عُذِ یَ	نُ لِ رَ	خُ زِ نِ	غُ نِ رَ
حِ یَ یَ	رُ وِ یَ	یُ رِ یَ	وُ صِ فَ
			صُ وِ رَ

جوڑوں کی تعلیم کا طریقہ

جب حرفوں کی پوری شکلیں نیچے اچھی طرح پہچان لین تو اس نقشہ کے مطابق آخر میں جوڑے ہوئے حرفوں کی شناخت کرائیں کیونکہ سوائے ع، ح، ہ، ہ، ہ کے کسی حرف کی شکل اس حالت میں نہیں بدلتی اور پوری شکل ہی لکھی جاتی ہے، اسلئے نیچے ان شکلوں کو آسانی سے پہچان لینے اس کے بعد کاہل حرفوں کو بورڈ پر لکھ کر حرفوں کے سرے اور دائرے کے درمیان خط منحنی کھینچ کر حرفوں کو کاٹے جائیں اور بچوں سے شناخت کراتے جائیں، انھیں سے دریافت کریں۔ خود نہ بتائیں، صرف اتنا سمجھا دیں کہ اکثر چیزیں اپنے سر اور چہرہ سے پہچانی جاتی ہیں اسلئے جوڑنے میں سر رہ جاتا ہے اور نیچے کا حصہ کٹ جاتا ہے مثلاً: ج، ح۔ جب نیچے یہ بات سمجھ لیں اور حرفوں کے سرے پہچان لین تو بورڈ پر مرکب الفاظ اس طرح لکھیں کہ پہلے سرے لکھ کر ان سے دریافت کریں۔ جب وہ انھیں پہچان لین تو اس میں خط وصل کے ذریعہ دوسرا اور پھر کوئی تیسرا حرف جوڑ دیں جیسے عجل، اور ان سے شناخت کرائیں۔ خط وصل کو نمایاں رکھیں اور نقشہ سامنے رکھ کر سمجھا دیں کہ آخری حرف ہمیشہ اپنی پوری شکل میں آتا ہے۔

مشق نمبر

کامل حروف کی شکلیں اور ان کے جوڑوں کا نقشہ

حروف کی اصلی شکل	آخر میں جڑنے کی شکل	درمیان میں جڑنے کی شکل	آخر میں جڑنے کی شکل	درمیان میں جڑنے کی شکل	حروف کے سرے کی اصلی شکل	حروف کی اصلی شکل
ا	با	درمیان اور شروع میں نہیں جڑتا	ض	ض	ض	ص
ب	بب	بب	ط	ط	ط	ط
ت	تت	تت	ظ	ظ	ظ	ظ
ث	ثث	ثث	ع	ع	ع	ع
ج	جج	جج	غ	غ	غ	غ
ح	حح	حح	ف	ف	ف	ف
خ	خخ	خخ	ق	ق	ق	ق
د	د	درمیان اور شروع میں نہیں جڑتا	ل	ل	ل	ل
ذ	ذ	ذ	ل	ل	ل	ل
ر	رر	رر	م	م	م	م
ز	زر	زر	ن	ن	ن	ن
س	سس	سس	و	و	و	و
ش	شش	شش	ه	ه	ه	ه
ص	صص	صص	ی	ی	ی	ی

مشق نمبر

دو حرفی جوڑ

یہ مشق نمبر کے سہ حرفی یا معنی الفاظ کے نام تمام ٹکڑے ہیں، انہیں خوب رواں پڑھایا جائے

اَم	بَق	تَب	شُل	جَم	حَس
خَش	دَف	ذَك	رِف	رُب	سُد
شِھ	صَح	ضَر	طَب	ظَه	عَر
غَل	فَت	قَل	کَت	لَب	مَل
نَز	وَس	هَد	يَذ	صَب	قَت
مَث	تَج	اَج	نَج	قَد	حَد
تَر	رَر	کَس	نُش	بَص	رَض
حَط	نَظ	جَع	شُع	اُف	عُق
مَك	خَل	حَم	مَن	حَو	ذَه
يَأ	شَي	وَق	مَر	رَب	نُف
عُق	اَخ	اَم	عَب	فُر	قَص
فَر	کُش	حَف	رَج	بَل	سَل
خَل	مَعَ	فَع	قَس	شُم	هَز
هُو	هَي	سَف	قُض	يَك	لَك

مشق نمبر ۹

۳۔ حرفی جوڑ

یہ قرآن کے ۳۰ حرفی یا معنی الفاظ ہیں جن میں حروف کی ترتیب کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

أَمِنْ	بَقِيَ	تَبِعَ	ثُلُثَ	جَمَعَ	حَسُنَ
خَشِيَ	دَفَعَ	ذَكَرَ	رَفَعَ	زُبُرُ	سُدُسِ
شَهِدَ	صُحُفِ	ضَرَبَ	طَبِقَ	ظَهَرَ	عَرَفَ
غَلَبَ	فَتَحَ	قَتَلَ	كَتَبَ	لَبَسَ	مَلَكَ
نَزَلَ	وَسِعَ	هُدًى	يَذَرُ	صَبَرَ	قَتَلَ
مَثَلُ	تَجَدُّ	أَجَدُ	يَخْلُ	قَدَرُ	حَذَرَ
تَرَكَ	رَزَقَ	كَسَبَ	نُشِرَ	بَصَلَ	رَضِيَ
حَطَبَ	نَظَرَ	جَعَلَ	شَغُلُ	أَفُقَ	عُقِدَ
مَكَرَ	خَلَقَ	صَمَدُ	مَنَعَ	حَوْلَ	ذَهَبَ
يَسَسَ	شَيْءَ	وَقَبَ	مَرَجَ	رَبَجَ	نُفِخَ
عُقِدَ	أَخَذَ	أَمَرَ	عَبَسَ	فُرُشَ	قَصَصَ
فَرَضَ	كُشِطَ	حَفِظَ	رَجَعَ	بَلَغَ	سَلَفَ
خَلَقَ	مَعَكَ	فَعَلَ	قَسَمَ	ثَمِنَ	هَزُوَ
		سَفِهَ	قُضِيَ		

مشق نمبر

دو حرفی جزم

(تنبیہ) حروف قلقلہ کے سوا۔۔۔ جن کا بیان آگے آتا ہے۔۔۔ تمام ساکن حروف کا جزم اس طرح ادا ہوتا ہے جیسے تلوار یا چھری کے ایک دار سے کوئی چیز کٹ کر الگ جا پڑتی ہے۔ اس کے ادا کرنے میں دیر نہیں لگتی۔

سَلُّ	خَفُّ	هَلُّ	كَمْ	لَمْ	أَنْ
لَنْ	عَنْ	بَلُّ	مَنْ	مِنْ	إِنْ
إِذْ	بِعْ	قِفْ	خُذْ	فُلْ	كُلْ
كُنْ	مُرْ	هَمْ	كَمْ	فُنْ	دُمْ
لِنْ	دَعْ	صَهْ	مَهْ	ذَرْ	صُمْ

”حروف قلقلہ کا جزم“

(تنبیہ) قلقلہ کے حروف پانچ ہیں۔ ق۔ ط۔ ب۔ ج۔ د۔ جب یہ حروف ساکن ہوں یا ان پر وقف کر کے سانس توڑی جائے تو ان کی آواز دوسرے حروف کی طرح کٹ کر ختم نہیں ہوتی بلکہ اچٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے مثلاً ”ب“ کو اگر ادا کیا جائے تو دو تون ہونٹوں کو کسی قدر سختی سے بند کر کے فوراً کھول دینا پڑے گا اور اس سکون یا وقف کی حالت میں ایک خفیف سا جھٹکا لگے گا اور ساتھ ہی ہلکی سی اچٹی ہوئی آواز بھی پیدا ہوگی اُسی کو قلقلہ کہتے ہیں۔ اگر ان حروف کو اس طرح نہ ادا کیا جائے تو یہ حروف ادا نہیں ہوتے۔

ذُقْ - حُطْ - ثُبْ - رِذْ - قَدْ - عُدْ - حَجْ

مشق نمبر ۱

۳ حرفی جہنم

حَمْدُ	مِنْهُ	عَنْهُ	نَصْرُ	فَتْحُ	عَصْرُ
عِلْمُ	أُتِلُ	أَهْلُ	بَعْدُ	أَرْضُ	عُسْرُ
يُسْرُ	رَعْدُ	بَرَقُ	سَمِعُ	قُلْتُ	قُلْتُ
قُلْتُ	نَفْسُ	بَعَثُ	خَلَفُ	نَحْنُ	أَمْرُ
خَلْتُ	بَكْتُ	مَضَتْ	قَسَتْ	صَغَتْ	بَدَتْ
	لَهُمْ	بِكُمْ	لَكُمْ	فَهُمْ	

مشق نمبر ۲

۴ حرفی قلقلہ

(تنبیہ) اس مشق میں چودہ الفاظ میں بیچ کا حرف قلقلہ کا ہے اور چار لفظوں میں آخر کا حرف قلقلہ کا ہے۔

صَبْرُ	قَبْرُ	صَدْرُ	قَبْلُ	عَدْنُ	قَدْرُ
فَجْرُ	سَبْعُ	عَبْدُ	نَدْعُ	عَجَلُ	بَقْلُ
أَجْرُ	بَطْنُ	لَقْدُ	فَقْدُ	يَلْدُ	حَجَجُ

مشق نمبر ۳

قلقلہ جہنم چار حرفی مخلوط

إِجْعَلُ	أَخْلُقُ	إِقْضُ	أَطْعِمُ	إِبْعَثُ	إِضْرِبُ
	قَدْ خَلْتُ	لَمْ يُولَدْ	وَلَمْ يُولَدْ		

مشق نمبر ۱۰

جزم و مدّ لین

(تنبیہ) حرف مدّ واو اور یا سے پہلے حرف پر جب زبر ہو تو وقف کی حالت میں اسے ڈھائی الف کے برابر کھینچتے اور اسے مدّ لین کہتے ہیں۔

اَوْ	لَوْ	أَيُّ	كَيْ	صَيْفٍ	لَيْلٍ
قَوْلَ	زَوْجُ	حَوْلُ	مَوْتُ	سَوْفَ	قَوْمُ
فَوْقَ	خَوْفَ	يَوْمَ	حَوْضٍ	بَيْتٍ	كَيْفَ
كَيْدٍ	خَيْرُ	لَيْتَ	بَيْنَ	دَيْنٍ	حَيْثُ

مشق نمبر ۱۱

جزم و مدّ طبعی

(تنبیہ) ا۔ واؤ۔ یا جب ساکن ہوں اور الف کے پہلے حرف پر زبر اور واو سے پہلے حرف پر پیش اور یا سے پہلے حرف پر زیر ہو تو وہ حرف مدّ کہلاتے ہیں اور انہیں حرف مدّ اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے زبر، زیر اور پیش کی حرکتیں دگنی کھینچی جاتی ہیں اور مدّ ہمیشہ انہیں پر آتا ہے۔

(الف)

مَا	لَا	هَآ	يَا	أَبَا	أَنَا	أَلَا	خَلَا
إِذَا	عَلَا	كِلَا	فَمَا	وَلَا	كَمَا	سَمَا	كُلَا
	جَزَا	بِمَا	أَنَا	بِهَا	لَهَا	هُمَا	

(تنبیہ) اس الف پر اگر سانس ٹوٹ جائے تو ٹھہر سکتے ہیں لیکن اس کو پھر دوبارہ پڑھنا چاہئے اور جب الف کو بعد والے کلمے سے ملائے ہیں تو گر جاتا ہے۔

(ب)

بَالُ	مَالُ	قَالَ	كَانَ	خَرَادَ	قَامَ	تَابَ
بَابَ	هَاتِ	دَارِ	عَامُ	مَاتَ	طَالَ	خَافَ
خَالُ	عَادَ	حَاشَ	قَالَتْ	كَانَتْ	جُنَاحَ	تَعَالَ

(تنبیہ) اس قسم کے لفظوں میں الف پر ٹھہرنا یا سانس لینا یا اس کو گرا دینا جائز نہیں۔

(ج)

اٰخَرَ	اٰمَنَ	اٰلُ	اٰتِ	هٰذَا
لٰكِنْ	ذٰلِكَ	اِلٰهَ	سَرِيحُ	كِتٰبُ

(تنبیہ) اوپر کے لفظوں میں جو کھڑا زبر ہے وہ درحقیقت ایک زبر اور الف کا قائم مقام ہے مثلاً اٰمَنَ اصل میں اَمَنَ ہے۔ پہلا الف جس پر زبر ہے ہمزہ متحرک کہلاتا ہے اور دوسرا حرف مد ہے اس الف پر بھی ٹھہرنا یا سانس لینا یا اسے گرا دینا جائز نہیں۔

(د)

عَلٰی	قَتَلٰی	بَلٰی	اِلٰی	یَرٰی	اَبٰی
كَطَعٰی	عَصٰی	هُدٰی	عَسٰی	قَضٰی	سَبٰی

(تنبیہ) ان الفاظ کی یا نہیں پڑھی جاتی بلکہ الف پڑھا جاتا ہے۔ اس الف کو الف مقصورہ

کہتے ہیں جو حرف مد ہے، اس الف پر ٹھہرنا یا سانس لینا جائز ہے اور جب اس الف والے لفظ کو بعد والے کلمہ سے ملاتے ہیں تو یہ بھی پڑھا نہیں جاتا اور گر جاتا ہے۔

۲۔ [مشق مدطبعی حرف واؤ]

دُونَ	اَوْفِ	تُوْرِ	طُوْرُ
صُوْرُ	سُرُوْرُ	اَكُوْنَ	يُوْلَدُ

۳۔ [مشق مدطبعی حرف یا]

(تنبیہ) جس لفظ میں دو یا تین مدطبعی ہوں، ان میں سے ہر ایک مد کو اچھی طرح ادا کرنا چاہئے، یعنی ہر ایک کو دو حرکتوں کے برابر کھینچنا چاہئے۔

رَفِیْ	اِیْ	رِیْ	رَنِیْ
دِیْنُ	جِیْدِ	فِیْلُ	قِیْلَ
حِیْنَ	فِیْہِ	مَعِیْ	کُوْنِیْ
فِیْمَا	فِیْمَا	فِیْہِمَا	سِیْمَا
اِیْتُوْنِیْ	نُوْحِیْہَا	سَاوِیْ	عِبَادِیْ

مشق منبسط

چار حرفی

أَفْعَلُ	نَفَعَلُ	يَحْسَبُ	نَرُزِقُ
يَكْتُبُ	يَخْلُقُ	يَطْلُبُ	صَدَرَكَ
وَرَزَرَكَ	ظَهَرَكَ	ذَكَرَكَ	خُلِقْتَ
رُفِعَتْ	نُصِبَتْ	سُطِحَتْ	قُتِلَتْ
نُشِرَتْ	يَخَافُ	يُقَالُ	يَنَامُ
عَامِلُ	بَاسِطُ	دَافِعُ	رَافِعُ
حَافِظُ	طَالِبُ	قُبُورُ	صُدُورُ
أُمُورُ	يَمُوتُ	يَصُومُ	يَدُورُ
يَقُولُ	يَكُونُ	يَقِينُ	يَحْيِي
نَعِيمُ	نَكِيرُ	أَعْلَى	مَرَعَى
أَحْوَى	يَخْفَى	يُسْرَى	ذِكْرَى
يَخْشَى	أَشَقَى	كِبْرَى	أُولَى
حُسْنَى	طَعَامُ	كَلَامُ	قِيَامُ

مشق منبہار

انظار

(تنبیہ) جب نون ساکن کے بعد حروف حلقی یعنی ہمزہ ، ہا ، حا ، خا ، عین وغین آتے ہیں تو نون ساکن کی آواز دیسی ہی صاف سنائی دیتی ہے جیسے کوئی چیز تلوار یا پھڑی کے ایک وار سے کٹ جاتی ہے۔ اس کے ادا کرنے میں دیر نہیں لگتی۔ اسے انظار کہتے ہیں۔

إِنْ أَمِنَ	أَنْ أَكُونَ	مِنْهُ	مِنْهَا	عَنْهُمَا
مِنْهُمْ	عَنْهُمْ	مِنْ حَيْثُ	تَحْتَ	مَنْ خَلَقَ
مِنْ عِلْمٍ	مِنْ غَفُورٍ	مِنْ غَيْرٍ	عَنْ خَيْرٍ	أَنْعَمَتْ

مشق منبہار

انفہار

(تنبیہ) جب نون ساکن کے بعد با-تا-ثا-جیم-دال-ذال-زار-سین-شین-صاد-ضاد-طاء-ظاء-فا-قاف-کاف آتے ہیں تو نون ساکن کی آواز صاف نہیں سنائی دیتی بلکہ ناک میں سے ہو کر کسی قدر دیر میں ادا ہوتی ہے۔ اسے انفہار کہتے ہیں۔

أَنْتَ	كُنْتَ	إِنْ تَرَكَ	مَنْ تَبِعَ	أَنْتَى
أَنْجِي	أَنْجِيْنُهُ	أَنْجِيْنَا	مِنْ دُونِ	مِنْ دُونِي
أَنْذَر	أَنْزَلَ	أَنْزَلْنَا	مَنْ سَفِهَ	تَسْئِي
مَنْ شَرِبَ	مَنْ صَبَرَ	مِنْ ضَعْفٍ	مِنْ طُورٍ	أَلْظُرْنِي
يَنْفَدُ	مِنْ قَبْلُ	مَنْ كَفَرَ	مِنْكَ	عَنْكَ

مشق نمبر ۱۹

نون ساکن اخفاء اور اقلاب

(تنبیہ) نون ساکن کے بعد جب پاء متحرک آتی ہے تو میم کی آواز پیدا ہوتی ہے اس کو اقلاب کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس پاء پر پھوٹی سی میم بنی ہوتی ہے۔ یہاں بھی نون ساکن کی آواز صاف نہیں سنانی دیتی بلکہ ناک میں ہو کر کسی قدر دیر میں ادا ہوتی ہے اور غنہ ہوتا ہے جیسے: مَنْ أَبْکَيْنَ - أَبْنَحَا سُبُلَکَ - ذَنْبٍ - مَنْ بَعْدَ - أَنْ بُورِکَ - مَنْ بَعْدَ ذَٰلِكَ - مَنْ بَعْدَ مَوْتِکُمْ۔
(تنبیہ) میم ساکن کے بعد پاء یا میم آتی ہے تو یہاں بھی میم ساکن کی آواز ناک میں ہو کر کسی قدر دیر میں ادا ہوتی ہے اور غنہ ہوتا ہے۔ جیسے مَا لَکُمْ بِهِ - مَا لَهُمْ مِنْ -

مشق نمبر ۲۰

جزم اور مد لیں وغیرہ غلو ط

مع اظہار و اخفاء

عَنْهُمْ	مِنْهُمْ	عَنْكُمْ	مِنْكُمْ	عِنْدَهَا	عِنْدَنَا	عِنْدَهُمْ
عِنْدَهُمَا	إِلَيْنَا	عَلَيْنَا	بَيْنَنَا	فِيهَا	فِيهِمَا	أَحَدُهُمْ
خَلَقَ لَكُمْ	لَهُمْ أَجْرُهُمْ	فَإِنْ خَرَجْنَا	فَمَنْ خَافَ	وَمَنْ عَادَ	فَمَنْ شَرِبَ	أَوْ لَمْ يَهْدِ
بَلَى مَنْ أَسْلَمَ	وَجَدَ عِنْدَهَا	قُلْ مَنْ كَانَتْ	وَأِذَا قِيلَ لَهُمْ	لَا رَيْبَ فِيهِ	فَإِنْ آمَنَ	قَالَ يَا نُوحُ
أَمْ عِنْدَهُمْ						

مشق نمبر ۲۱

مد صلہ

(تنبیہ) کھڑا زبر اور کھڑا پیش در اصل ہی اور واؤ کا قائم مقام ہے مثلاً یہ اصل میں یہی۔ اور لہ اصل میں لہو ہے۔ چونکہ ہی اور واؤ حرف مد ہیں اس لئے انہیں ایک الف کے برابر کھینچا جائے گا۔ اس مد کو مد صلہ کہتے ہیں۔

(تنبیہ) اگر کسی جگہ کھڑا زبر اور پیش نہ ہو اور واؤ کے بعد واؤ اور کا کے بعد یا بھی نہ ہو تو اس ہاء کو کھینچ کر نہیں پڑھیں گے جیسے۔ یَرْضَهُ لَکُمُ۔

	بِہ	لَہ	مَعہ	
عَرْشِہ	اَهْلِہ	ذِکْرَہ	اَمْرَہ	کُتِبِہ
رُسُلِہ	ظہْرَہ	رَجِعِہ	جَعَلِہ	کَدِبِہ
بَعْدِہ	رِزْقِہ	لُطْفِہ	عَمْدِہ	نَفْسِہ
بَيْنِہ	اَجَلِہ	قَلْبِہ	عِنْدَہ	عِلْمِہ
مُلْکِہ	قَدْرَہ	قَدْرِہ	دُوْنِہ	حَمْدِہ
مَثَلِہ	مِثْلِہ	خَلْقِہ	خَلْفِہ	حَوْلِہ
وَعْدَہ	نِصْفِہ	ثُلُثِہ	ذِکْرَہ	خَلْقِہ

(تنبیہ) مصری چھاپے کے قرآن میں کھڑے زبر کی جگہ اکثر ایک زبر اور الف لکھا ہوتا ہے اور اُلٹے پیش کے بدلے پیش اور واؤ اور کھڑے زیر کے بدلے زیر اور یا لکھی ہوتی ہے۔ وقف کی حالت میں یہ حرکتیں نہیں پڑھی جاتی ہیں۔

مشق نمبر ۲۲

مد صلہ کے جملے

مَنْ أَمَنَ بِهِ	مَنْ أَدِنَ لَهُ	مَنْ عِنْدَهُ	مَنْ خَلَفَهُ
مَنْ قَبْلَهُ	سَنَابَرَقَهُ	عَلَى نَفْسِهِ	مَنْ عَفَى لَهُ
عَلَى رَجْعِهِ	وَنَحْنُ لَهُ	وَقَعَ أَجْرُهُ	لَيْسَ لَهُ
مِنْ دُونِهِ	مِنْ أَمْرِهِ	مِنْ عِنْدِهِ	عَنْ أَمْرِهِ

مشق نمبر ۲۳

تنوین

(تنبیہ) دوزیرے دوزیر اور دپیشے کو تنوین کہتے ہیں۔ جس حرف پر تنوین آتی ہے اس کے ادا کرنے میں نون ساکن کی آواز سنائی دیتی ہے۔ جیسے سَرا (رُن) سَرا (رُن) سَرا (رُن) سَرا (رُن)

دوپیش اور دوزیر

أَبُ	أَخُ	يَدُ	غَدُ	أَحَدُ	أَجْرُ
كُتِبُ	أُخْتُ	زَيْدُ	أَمْرُ	عُسْرُ	نَفْسُ
أَيْدٍ	خَيْرٍ	بَعْضُ	خُضِرُ	قَوْمُ	يَوْمُ
لَوْطٍ	رُوحُ	ظُلْمُ	نَقْضُ	صِدْقُ	حِجْرُ

صَبْرٌ	بَطْنٌ	عَادٌ	دَارٌ	نَاسٌ	وَادٍ
رَاقٍ	نَاسٌ	كِتَابٌ	عَامٌ	مَالٍ	خَالٍ
بَاقٍ	عَزِيزٌ	غَفُورٌ	شَكُورٌ	بَصِيرٌ	نَذِيرٌ
عَلِيمٌ	قَدِيرٌ	نَعِيمٌ	بَشِيرٌ	نَظِيرٌ	مُحِيطٌ

(تنبیہ) جب ان تینوں والے حروف پر وقف کیا جاتا ہے تو تینوں نہیں پڑھی جاتی صرف ایک جزم سناؤ دیتا ہے اور اس حرف کو ساکن پڑھا جاتا ہے۔ دوزبر دوزیر دو پیش صرف وقف نہ کرنے کی حالت میں پڑھے جاتے ہیں۔

دُوزبر ۷

(تنبیہ) دوزبر ہمیشہ الف کے ساتھ لکھے جاتے ہیں مگر الف پڑھا نہیں جاتا۔ حالت وقف میں البتہ ایک زیر اور الف پڑھا جاتا ہے جیسے اَجْرًا کو حالت وقف میں اَجْرًا پڑھے ہیں۔

اَجْرًا	اَخَذًا	فَضْلًا	اَمْرًا	نَفْسًا	مَقْتًا
صِدْقًا	قَدَرًا	يُسْرًا	عِلْمًا	نَشْرًا	عُدْرًا
صُبْحًا	سَبَقًا	نَقْعًا	جَمْعًا	عَبْدًا	فَرْقًا
لَهُوًا	قَرَضًا	حَسَنًا	نَشْطًا	غَرْقًا	سُقْفًا
حَوْلًا	نُذْرًا	فُرْطًا	بَيْتًا	مَيْتًا	قَوْلًا
قَوْمًا	نُوحًا	لُوطًا	كِدًّا	لَيْلًا	عَيْنًا

خَيْرًا	نَارًا	عَارًا	مَا لَا	هُدًى	ضَحًى
فَتًى	حَكِيمًا	كَثِيرًا	سَبِيلًا	رَسُولًا	شَاهِدًا
نُشُورًا	تَرْتِيلًا	تَقْدِيرًا	تَفْجِيرًا	تَنْزِيلًا	مَهْجُورًا
مَحْجُورًا	ثِيَابًا	إِمَامًا	كَرَامًا	نُفُورًا	مُنِيرًا
يَقِينًا	قَلِيلًا	كَفُورًا	مُبِينًا	بَاطِلًا	زَهُوقًا

مشق نمبر ۲۲

انظہار، اخفاء، مخلوط تنوین

مِنْ أَحَدٍ	مِنْ خَيْرٍ	بَلْ هُمْ قَوْمٌ	فِي خَوْضٍ
مِنْ عِلْمٍ	قَوْمٌ لُوطٍ	عَلَى فُرْشٍ	مِنْ خَلْقٍ
مِنْ شَجَرٍ	مِنْ قَوْلٍ	فِي رَيْبٍ	مِنْ ذَهَبٍ
لَنْسَفَعًا	فِيهِ نَارٌ	حَرَّتْ قَوْمٍ	مِنْ طَرْفٍ
وَلَا يَظْلَمُونَ شَيْئًا	قُلْ مَا كُنْتُ بِدُعَا	سَلَامٌ قَوْلًا	
مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ	أَتَيْنَاهُ حُكْمًا	فِيهَا لُغُوًا	

مشق نمبر ۲

تائے مربوط

یہ تائے ہمیشہ لفظ کے آخر میں آتی ہے سکون اور وقف کی حالت میں نہیں پڑھی جاتی بلکہ ہاے بدل جاتی ہے جو جزم کے ساتھ پڑھی جاتی ہے جیسے رَحْمَةٌ سے رَحْمَةً۔ بخلاف لمبی تائے جسکی مثالیں نیچے درج ہیں کہ یہ تائے وقف کی حالت میں تائے ساکن پڑھی جاتی ہے جیسے قَانِنَاتٌ سے قَانِنَاتٌ۔

رَحْمَةٌ	نِعْمَةٌ	وَجْهَةٌ	قَارِعَةٌ	بَالِغَةٌ
حِكْمَةٌ	رَبُوءَةٌ	لَيْلَةٌ	رِحْلَةٌ	فِتْنَةٌ
حَسْرَةٌ	قَرِيْبَةٌ	لَعْنَةٌ	نُظْرَةٌ	صَلَاةٌ
زَكَاتٌ	نَاطِرَةٌ	نَاضِرَةٌ	عَامِلَةٌ	عَابِدَةٌ
عُرْفَةٌ	مُسْلِمَةٌ	مَصْفُوفَةٌ	مَبْتُوثَةٌ	مَرْفُوعَةٌ

تائے طویلہ

قَانِنَاتٌ	عَابِدَاتٌ	صَالِحَاتٌ	مُسْلِمَاتٌ
حَسَرَاتٌ	صَلَوَاتٌ	قُرْبَاتٌ	عُرْفَاتٌ
نَاشِرَاتٌ	زَارِيَاتٌ	مُرْسَلَاتٌ	حَامِلَاتٌ
عَاصِفَاتٌ	نَازِعَاتٌ	حَافِظَاتٌ	حَسَنَاتٌ

مشق نمبر ۲۶

تنوین اور انھار

(تنبیہ) تنوین کے بعد بھی جب حروف حلقی آتے ہیں تو نوون ساکن کی آواز صاف سنائی دیتی ہے

کِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ	عَذَابٌ أَلِيمٌ	لَوْ طَا إِذْ قَالَ
شَفَا جُرْفٍ هَارٍ	شَيْءٌ هَالِكٌ	بِغُلَامٍ حَلِيمٍ
أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ	عَلِيمًا حَكِيمًا	قَوْمٍ خِيَانَةٌ
ثِيَابًا خَضْرَاءَ	عَلِيمٌ خَبِيرٌ	سَلَامٌ عَلَيْكُمْ
إِسْمًا عَظِيمًا	بِحُورٍ عَيْنٍ	وَعُدُّ غَيْرُ
حَدِيثٍ غَيْرِهِ	مِثْقَالًا غَلِيظًا	وَجْهَةٌ هُوَ
رَسُولٌ أَمِينٌ	صَدِيقٌ حَمِيمٌ	نَارًا حَامِيَةً

مشق نمبر ۲۷

تنوین اور اخفاء

(تنبیہ) تنوین کے بعد جب با، تا وغیرہ (حروف مندرجہ مشق نمبر ۱) آتے ہیں تو تنوین کی آواز صاف نہیں سنائی دیتی

عَدْنٍ تَجْرِي	خَيْرٌ شَوَابًا	خَلَقٍ جَدِيدٍ
سَرَّاحًا جَمِيلًا	فَوْقَ بَعْضِ رَجَاتٍ	رَبُّوَّةٍ ذَاتِ قَرَارٍ

مَتَاعِ زَبَدٌ	قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا	غَفُورٌ شَكُورٌ
رِيحًا صَرَصَرًا	عَذَابًا ضَعُفًا	قَوْمٌ طَاعُونٌ
حَرَّتْ قَوْمٌ ظَلَمُوا	فِي شُغْلٍ فَالِكُهُونِ	أَجَلٍ قَرِيبٍ
مَقَامٍ كَرِيمٍ	قَوْمًا فَاسِقِينَ	قَوْمًا كَا فَرِينَ

مشق نمبر ۲۸

تنوین، انفراد اور اقلاب

خَالِقٌ بَشَرًا	أَمَدًا بَعِيدًا	شِقَاقٍ بُعِيدٍ
زَوْجٍ بُهِيحٍ	أَبَدًا أَبَدًا	عَلِيمٌ بَصِيرٌ

مشق نمبر ۲۹

تشدید

(تبلیغ) تشدید والا حروف اصل میں ایک قسم کے دو حرفوں کا مجموعہ ہے اسی لئے اس میں دو حرفوں کی آواز پیدا ہوتی ہے، ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دوسرے حرف کی جگہ تشدید لکھی جاتی ہے، پہلا حرف ساکن تھا اور دوسرا متحرک دونوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا۔ اس کے ادا کرنے میں کسی قدر سختی پائی جاتی ہے۔ سَرَبِ اصل میں سَرَبِ ب تھا۔

رَبُّ	هَنَّ	كُلُّ	كُنَّ	ثُمَّ	حَجَّ
هَمَّ	ذَلَّ	ذَلَّ	حُرُّ	ظَنَّ	أَنَّ

شَكَ	حَظَّ	عَمَّ	قَصَّ	عَزَّ	مَسَّ
دَعَّ	سِتُّ	بَتَّ	عَذَّبَ	رَبُّهُ	بَدَّلَ
حَقَّهُ	كَذَّبَ	رَبَّكَ	إِنَّهُ	صَدَّقَ	فَجَّرَ
فُتِّرَ	شَرَّهُ	أَذَنَ	أَوَّلَ	رَبُّكَ	سَخَّرَ
وَدَّعَ	يَتَّقِ	يَعُضُّ	بَشَّرَ	يُخَيِّلُ	يُمِجِّصُ
أَتَمَّ	أَهْلَ	مَرَدَّ	أَحَسَّ	أَعَدَّ	أَشَدَّ
حَقَّتْ	مُدَّتْ	فَرَّتْ	خَفَّتْ	شَقَّتْ	حَدَّثَتْ

(تنبیہ) جب ہم اور نون پر تشدید آتی ہے تو غنہ کیا جاتا ہے، غنہ ناک کی آواز کو کہتے ہیں، اخفاء اور اس غنہ کی آواز میں صرف اتنا فرق ہے کہ یہاں غنہ میں تشدید کی وجہ سے سختی آجاتی ہے اور اخفاء میں نہیں جیسے اَتَمَّ - اَمَّا - عَمَّا - مَسَّنَ - مَزَّوَلَّ - اَنَا - اَنَّ - لَكِنَّ - جَنَّهٌ - صُمَّ - عَمَّ -

يُكَذِّبُ	يُعَذِّبُ	يُقَدِّرُ	يُقَلِّبُ	مُطَفِّفُ
يُسَبِّحُ	يُفَجِّرُ	مُطَهِّرُ	مُزَمِّلُ	مُدَّشِّرُ

مشق نمبر ۳

تشدید اور حرف مد

مِمَّا	إِلَّا	أَمَّا	كَلَّا	إِنَّا	كُنَّا
--------	--------	--------	--------	--------	--------

حَتَّى	صَلَّى	شَتَّى	وَفَّى	غَشَّى	أَلَّى
--------	--------	--------	--------	--------	--------

مشق نمبر ۳۱

تشدید و تنوین

(تنبیہ) دوزبر والی تنوین اور الف کا قاعدہ مشق نمبر ۹ میں دیکھیے۔

حَقٌّ	غَمٌّ	شَكٌّ	دُرٌّ	رَبٌّ	أُفٍّ
شَرٌّ	حُمٌّ	حَيَّا	غَيَّا	مَدَّا	لُدَّا
حُبَّا	جَمَّا	صَفَّا	أَزَّا	صَبَّا	حَطَّا
أَبَّا	غَمَّا	شَقِيَّا	وَلِيَّا	رَضِيَّا	عِثِّيَّا
سَمِيَّا	مُقْضِيَّا	مَرْضِيَّا	صِدِّيقًا	عَشِيَّا	خَفِيَّا

مشق نمبر ۳۲

تشدید اور تائے مربوطہ

جَنَّةٌ	حَيَّةٌ	سَيَّةٌ	ذَرَّةٌ	قُوَّةٌ
---------	---------	---------	---------	---------

تشدید اور تائے طویلہ

جَنَّاكُ	تَيِّبَاكُ	سَيَّاكُ	مُدَبِّرَاكُ	مَطْوِيَاكُ
----------	------------	----------	--------------	-------------

مشق نمبر ۳۳

تنوین اور ادغام

(تنبیہ) جب نون ساکن یا تنوین کے بعد ان چھ حروف یعنی ی۔س۔م۔ل۔و۔ن میں سے کوئی حرف آتا ہے تو نون ساکن کے پہلے حرف کے زیر۔زبر۔پیش اور تنوین کے ایک زبر ایک زیر اور ایک پیش کو ان حروف میں ملا کر پڑھتے ہیں۔ نون ساکن یا تنوین کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اسے ادغام کہتے ہیں۔ ان چھ حروف پر تشدید آتی ہے جن میں سے دو یعنی س۔ر اور ل۔آ میں صرف ادغام ہوتا ہے غنہ نہیں ہوتا۔ باقی چار حروف پر غنہ اور ادغام دونوں ہوتے ہیں۔ مگر دُتِیَا۔قُتَوَانُ۔صُنَوَانُ۔بُنِیَاکُنُ پر غنہ اور ادغام نہیں ہوتا بلکہ اظہار ہوتا ہے۔ اسی طرح یُسَا وَالْقُرْآنِ۔ن وَالْقَلَمِ کے داؤ پر ادغام وغنہ نہیں ہوتا ہے۔

مِنْ رَبِّهِمْ	عَنْ رَبِّهِمْ	شَمَرَةٍ رِّزْقًا
مَثَلًا رَّجُلَيْنِ	غَفُورٌ رَّحِيمٌ	فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
أَنْ لَّمْ يَرَهُ	ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ	وَيْلٌ لَهُمْ
رِزْقًا لِلْعِبَادِ	مِنْ لَدُنَّا	مِنْ مَنْ (مَنْ)
عَنْ مَا (عَمَّا)	بَلَدًا مَّيِّتَةً	رَحْمَةً مِنَّا
إِسْمًا مُبِينًا	قَصِيرٌ مَّشِيدٌ	مِنْ نَا (مِنَّا)
مِنْ نَبِيِّ	طَلْعٌ نَّضِيدٌ	شَيْءٍ نُّكْرٍ
نُورًا نَّهْدِي	مِنْ وَالٍ	رَحْمَةً وَاسِعَةً

خَوْفًا وَطَمَعًا	وَمَنْ يَدْعُ	وَجُوهَ يَوْمَئِذٍ
شَرًّا يَسِرَّةً	لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ	لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ	لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ	لِقَوْمٍ يُؤْقِنُونَ

مشق نمبر ۳۴

ہم مخرج یا قریب المخارج حروف کا ادغام اور اقلاب
(تنبیہ) ان تشدید والے حروف سے پہلے جو جزم والے حروف ہیں وہ پڑھے نہیں جاتے۔ اور
جن حروف پر قلقہ پڑتا ہے ان کا قلقہ ادا نہیں کیا جاتا مثلاً قُلْ سَرِّبْ کو قُرِّبْ پڑھیں گے

قُلْ رَبِّ	عَبْدُكُمْ	رَاوَدْتُهُ	بَلْ لَا
اِذْ كَبَّ مَعَنَا	لَئِنْ بَسَطْتَ	اَوْ وَّزَنُوهُمْ	
اُجِيبْتُمْ عَوْنَكُمْ	لَهْمَتْ طَائِفَةٌ	يَلَهْتَ دَلِكْ	

مشق نمبر ۳۵

واو کے بعد خالی الف

(تنبیہ) اس قسم کا الف کیسے پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔ یہ جمع کی علامت ہے۔

ذُوقُوا	كُونُوا	لَا تَقُولُوا	يَخِرُّوا
وَظَنُوا	وَوَدُّوا	فَصَدُّوا	لَا تَتَوَلَّوْا

(تنبیہ) سوائے وقف کے اَنَا اور لَيْكِنَّا کا الف نہیں پڑھا جاتا۔

مشق نمبر ۳۶

خالی باء

طَائِفَةٌ	ذَائِقَةٌ	سَائِحَاتٌ	صَائِمُونَ	أُولَئِكَ	مَلَائِكَةٌ
-----------	-----------	------------	------------	-----------	-------------

(تنبیہ) ان مثالوں میں یا کا شوشہ نہیں پڑھا جاتا بلکہ ہمزہ پڑھا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۳۷

خالی واؤ

(تنبیہ) حسبِ یل لفظوں کا واؤ جو الف یا کھڑے زیر کے بعد لکھا جاتا ہے لیکن کبھی پڑھا نہیں جاتا جیسے: رِبُوا

هُوَ لَاءٌ	أُولُوا أُولَى	أُولَئِكَ	صَلَوَةٌ
زَكُوَةٌ	زَكُوْتُ	كِمَشْكُوَةٍ	فِيهَا مَصْبَاحٌ

مشق نمبر ۳۸

آل اور ہمزہ وصل

(تنبیہ) ۱۔ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں۔

(تنبیہ) ۲۔ وصل کہتے ہیں ملائے کو۔ ہر وہ ہمزہ یا الف جو دو کلموں کے درمیان ہو اور دونوں کلموں کو ملا کر پڑھنے کی وجہ سے گر جائے یا اس سے پہلے حرکت پر وقف ہو یا کیا جائے تو اس ہمزہ یا الف پر زیر، زیر، پیش لگا کر پڑھنا شروع کر سکیں ہمزہ وصل کہلاتا ہے۔ جیسے آل کا الف۔

(تنبیہ) ۳۔ آل کے الف پر جب حرکت لگائی گئی تو صرف زیر کی حرکت آئے گی۔

(تنبیہ) ۴۔ ال دو طرح پر پڑھا جاتا ہے جب وہ حروفِ قمری کے ساتھ آتا ہے تو لام پڑھا جاتا ہے اور جب حروفِ شمسی کے ساتھ آتا ہے تو لام نہیں پڑھا جاتا اور لام کے بعد والے حرف پر تشدید آتی ہے جیسے بِالنَّاسِ کو بِنَّاسِ پڑھتے ہیں۔

نوٹ :- حروفِ قمری اور شمسی کی مشقوں میں حروف کی ترتیب کو قائم رکھتے ہوئے ہر حرف کے ساتھ ہمزہ وصل کے ادا کرنے اور نہ کرنے کی مثالیں ایک جگہ درج کی گئی ہیں۔
(الف) حروفِ قمری کی مشق۔

الْأَوَّلُ	تِلْكَ الْأَمْثَالُ	الْبَاسِطُ	لِيُبْطِلَ الْبَاطِلُ
الْحَبَّارُ	اعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ	الْحَامِدُ	يَقُولُ الْحَقُّ
الْحَبِيرُ	هُوَ الْخَلَّاقُ	الْعَلِيمُ	رَبُّ الْعَالَمِينَ
الْغَنِيُّ	هُوَ الْغَفُورُ	الْفَاطِرُ	رَبُّ الْفَلَكِ
الْقَابِضُ	وَالْقَلَمُ	الْكَافِي	أَهْلُ الْكِتَابِ
الْمُصَوِّرُ	بَشِيرُ الْمُحْسِنِينَ	الْوَاحِدُ	خَيْرُ الْوَارِثِينَ
الْهَادِي	يَا لَهْدَى	الْيَوْمَ	أَصْحَابُ الْيَمِينِ

(ب) حروفِ شمسی کی مشق۔

التَّوَابُ	يُحِبُّ التَّوَّابِينَ	التَّوَابُ	نِعَمَ التَّوَابِ
الدَّيَّانُ	مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ	الدَّاعِي	
وَالذَّارِيَاتِ ذُرُوءًا	الرَّحْمَنُ	هُوَ الرَّحْمَنُ	الرَّحِيمُ

الزَّاهِدُ	وَكَاثُوفِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ	السَّلَامُ
------------	----------------------------------	------------

خَلَقَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ	الشُّكُورُ	وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا
-------------------------------------	------------	------------------------

الصَّبُورُ	فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ	الضُّحَى
------------	------------------------------------	----------

رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِی الضُّرِّ	الطَّاهِرُ	الطَّيْبُونَ	وَالطَّيِّبَاتُ
--------------------------------	------------	--------------	-----------------

الطَّاهِرُ	اِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ
------------	--

اللَّهُ	خَلَقَ اللَّهُ	وَاللَّهُ	بِاللَّهِ	بِاللَّهِ
---------	----------------	-----------	-----------	-----------

التَّوْرُ	رَبِّ النَّاسِ
-----------	----------------

أَعْبُدْ	وَأَعْبُدْ	إِعْلَمُوا	وَأَعْلَمُوا
----------	------------	------------	--------------

إِسْمِ	بِاسْمِ	بِسْمِ	مَا اسْتَطَاعُوا	مَا اسْتَطَاعُوا
--------	---------	--------	------------------	------------------

خَصْمَانِ	إِخْتَصَمُوا	خَصْمَانِ	إِخْتَصَمُوا
-----------	--------------	-----------	--------------

مشق نمبر ۳۹

حرف مد اور الف لام

(تنبیہ) الف لام صرف اسم پر آتا ہے، الف لام سے پہلے جب حروف مد - الف، واو، یا - اور مد صلہ ہوں تو حرف مد والے کلمہ کو الف لام کلمہ میں ملا کر پڑھیں گے اور حروف مد وصلہ نہیں پڑھے جائیں گے اور الف لام کا الف بھی، ان کے علاوہ اگر کوئی اور بھی خالی الف بیچ میں ہوگا تو

وہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ جیسے خَلَقْنَا الْأَرْضَ كَو خَلَقْنَا أَرْضَ اور اَفْعَلُوا الْخَيْرَ
کو اَفْعَلُوا خَيْرًا۔ اور فی الْبَحْرِ کو فَلَ بَحْرٍ پڑھیں گے۔

ذَاقَا الشَّجَرَةَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوْثُوَا الْعِلْمَ

خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ

مَا قَدَرُوْا وَاللّٰهُ حَقٌّ وَتَدْرِيْهِ

اِنَّ هُدٰى اللّٰهُ هُوَ الْهُدٰى

وَعَلٰى اللّٰهُ قَصْدُ السَّبِيْلِ

اَفْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

وَسَخَّرَ لَكُمْ الْفُلْكَ

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاَوَّلٰى وَالْاٰخِرَةِ

مَا هٰذِهِ التَّمٰثِيْلُ الَّتِي اَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُوْنَ

لَتَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِ

بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ

مشق نمبر ۴۰

تنوین، الف لام اور ہمزہ وصل

(تنبیہ) جب الف لام یا ہمزہ وصل، تنوین کے بعد آتا ہے تو اس تنوین کا صرف ایک زبر یا ایک زیر یا ایک پیش پڑھا جاتا ہے اور اس کی دوسری حرکت نون سے بدل جاتی ہے، اس نون کو نون قطنی کہتے ہیں، اس کے نیچے ہمیشہ زیر آتا ہے جو ہمزہ وصل یا الف کی جگہ پر پڑھا جاتا ہے جیسے
هَمْزَةٌ لَمْ تَرَ وَالَّذِي جَمَعَ

جَمَعَا الَّذِي	أَعْمَالًا الَّذِي
-----------------	--------------------

بِغُلَامِهِ اسْمُهُ	عَلِيمُ الَّذِي
---------------------	-----------------

(تنبیہ) جَمَعَا اور اَعْمَالًا کا الف بھی ہمزہ وصل کی طرح نہیں پڑھا جائے گا۔

مشق نمبر ۴۱

حروف ساکن اور ہمزہ وصل

(تنبیہ) جب ہمزہ وصل سے پہلے کوئی حرف ساکن ہو تو وہ ساکن حرف متحرک ہو جائے گا اور ہمزہ وصل نہیں پڑھا جائے گا جیسے اَنْ اُعْبُدْ سے اِنْ اُعْبُدْ

اِنْ اَسْتَطَعْتُمْ	عَنِ الْاَنْفَالِ	مِنْ اَللّٰهِ
---------------------	-------------------	---------------

هُمْ الْمَفْلُحُونَ	وَبِهَذَا لَهُمْ اَقْتَدِهِ
---------------------	-----------------------------

مشق نمبر ۴۲

ہمزہ اور جزم

(تنبیہ) الف، واو اور یاء پر جب خالی جزم یا ہمزہ اور جزم دونوں ہوں تو یہ حروف نہیں

پڑھے جاتے صرف ہمزہ ساکن پڑھا جاتا ہے اور اس کے ادا کرنے میں ہجلی کا سا خفیف جھٹکانا دیتا ہے۔

تَاخُذُ	يَا كُلُّ	يَا مُرُ	يَا مَنْ
يَا تِ	فَا تِ	تَا تِ	يَا تُوَلِّكَ
تُوْ مَرُ	يُوْخَذُ	نُوْ مِنْ	مُوْ مِنْ
بِئْسَ	سِئْتِ	جِئْتِ	يُوْتِ

مشق نمبر ۳۴

مد

(الف) :-

(تنبیہ) جب حروف مد (الف، واو، یا) اور مد صلہ کے بعد ہمزہ یا الف متحرک آتا ہے تو حروف مد کو کبھی ڈہائی الف اور کبھی تین اور کبھی چار پانچ الف کے برابر کھینچتے ہیں۔

(تنبیہ) یہ مد جب دو کلموں کے درمیان آئے تو اُسے مد منفصل کہتے ہیں اور جب ایک ہی کلمہ میں حرف مد کے بعد آخر میں ہمزہ متحرک آئے تو اُسے مد متصل کہتے ہیں اور جب ایسے حرف مد کے بعد اصلی سکون یا تشدید والا حرف آئے تو اُسے مد لازم کہتے ہیں جیسے اللہ۔ اور آلان۔

(ب)

مد منفصل کی مشق :-

لَهُ أَجْرُهُ	إِلَى أَهْلِهِ	لَا أَبْرَحُ	مَا أَنْتَ
إِلَى أُمِّكَ	عَلَى أَنْ	يَا أَخْتِ	يَا أَبَتِ
إِنِّي أَخَافُ	لَا إِلَهَ	إِلَّا أَنْتَ	مَا أَنْزَلْنَا

(تنبیہ) - منفصل کو ڈھائی الف کے برابر کھینچتے ہیں۔

(ج)

منفصل کی مشق :-

جَاءَ	سَاءَ	نَشَاءَ	وَرَاءَ	سَوَاءَ
ضِيَاءَ	مُكَاءَ	شِفَاءَ	بِنْدَاءَ	لِقَاءَ
غِطَاءَ	سُوَّءَ	سِئَاءَ	زِحْيَاءَ	عَطَاءَ
وَسَيِّئَتْ وَجْهُهُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ				
أَسَاءَ وَالسُّوْءِ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ				
زُرِيَّتَهَا يُضْيِئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ				

مشق نمبر ۴۴

تشدید والے مد

(د)

الذَّكَرَيْنِ	اللَّهُ	الْحَافَّةُ	الصَّاحَّةُ
الْصَّفْتُ	الضَّالِّينَ	اِثْحَا جُورِي	مِنْ دَابَّةٍ
وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ			
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُومِ			

(تنبیہ) متصل اور تشدید والے مد تین یا چار الف کے برابر کھینچے جاتے ہیں۔

مشق نمبر ۴

حروف مقطعات کے مد

(۵)

(تنبیہ) حروف مقطعات، حروف تہجی کی طرح الگ الگ پڑھے جاتے ہیں اور ان حروف پر جو مد ہوتا ہے اس کو بھی مد لازم کہتے ہیں اور یہ مد بھی تین چار الف کے برابر کھینچا جاتا ہے جن حروف پر کھڑا الف ہوتا ہے اُن پر بھی مد نہیں ہوتا۔

اَلَمْ	الرَّ	الْ	قَ	صَ
نَ	طسَ	طسَمَ	حَمَ	حَمَقَ

(تنبیہ) طسَمَ اور اَلَمْ ان دونوں میں ادغام و غنہ ہوگا۔

مشق نمبر ۵

مد عارض للسكون

(تنبیہ) عارضی سکون یعنی وقف کی حالت میں جو مد کیا جاتا ہے اسے مد عارض للسكون کہتے ہیں۔
(تنبیہ) جب حرف مد یعنی مد طبعی کے بعد وقف کیا جائے تو اس مد کو تین الف کے برابر کھینچا جاتا ہے۔ اور اس سے کم بھی۔ جیسے یَعْلَمُونَ۔

وصل اور وقف

دو کلموں یا جملوں کے درمیان سانس نہ توڑنے اور بغیر آیت کے پہلے کلمہ کی حرکت ادا کرتے ہوئے اسے بعد والے کلمہ سے ملا کر پڑھنے کو وصل کہتے ہیں۔

دو کلموں یا جملوں کے درمیان پہلے کلمہ کی آخری حرکت کو سکون سے بدل کر سانس توڑنے اور دونوں کلموں کو علیحدہ کر کے پڑھنے کا نام وقف ہے۔ اگر کلمہ کی آخری حرکت کو ادا کر کے سانس توڑی جائے، یا حرکت کو سکون سے بدل دیا جائے مگر سانس نہ توڑی جائے تو دونوں حالتوں میں وقف کے قاعدہ کے خلاف ہوگا۔ اگر کسی ایسے کلمہ پر سانس ٹوٹتی معلوم ہو جس پر وقف نہیں ہے تو جائز ہے کہ کلمہ کی آخری حرکت کو سکون سے بدل کر سانس توڑ دی جائے۔ یہ مجبوری کا وقف ہے۔ بغیر حرکت کو سکون سے بدلے اس پر بھی نہیں ٹھہرنا چاہئے۔ مگر ضروری ہے کہ اس کلمہ کو دوبارہ بعد والے کلمہ سے ملا کر پڑھا جائے۔

وقف میں زیر تہریش اور متون نہیں پڑھتی جاتی ہے بلکہ کلموں کے آخر کو ساکن پڑھا جاتا ہے مرن دوزبر کی جگہ ایک زیر اور الف پڑھا جاتا ہے۔

قرء وقف لازم ہے۔ اس پر ٹھہرنا ضروری ہے۔ لا۔ لا۔ اس علامت پر ٹھہرنا اختیاری طور پر جائز نہیں ہے
 ملا کر پڑھنا چاہئے۔ کتبہ یہ درحقیقت وقف نہیں ہے۔ بلکہ بغیر سانس توڑے۔ خفیف سی خاموشی کا نام سکتا
 ہے۔ اس گول نشان پر آیت کر کے ٹھہرنا چاہئے۔ نہ ٹھہرنا گناہ نہیں۔ ط۔ ح۔ ج۔ پر وقف کرنا بہتر ہے
 ملا کر پڑھنا بھی جائز ہے۔ ص۔ اور س۔ پر ملانا بہتر ہے اور وقف جائز ہے۔ ہ۔ ملانا بہتر اور ٹھہرنا
 جائز ہے۔

سُوْرَةُ الْاِنْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ ۥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۥ وَهِيَ سَبْعُ اَيَاتٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَلِكٍ يُّوْمِ
 الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
 صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ ۥ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۥ وَهِيَ ثَلَاثُ اَيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝
 وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

كَلِمَةٌ شَهَادَةٌ

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ
 اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

كَلِمَةٌ تَمَجِيْدٌ ۥ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا
 اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

